بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

گرمائی تعطیلات کیسے گزاریں؟

خطاب

حضرت مولانا مفتی ابوبکر جابر صاحب قاسمی دامت برکاتہم

ناظم ادارۂ کہف الایمان حیدرآباد

ضبط و ترتیب

مفتی سید آصف قاسمی

استاذ ادارۂ کہف الایمان حیدرآباد

بتاریخ: 5/ مئی 2024ء بروز اتوار بمقام: مسجد قطب شاہی، مدرسہ اشاعت القرآن، خیریت آباد

نَحمَدُہٗ وَنُصلِّی علٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ، اَمَّا بعدُ!
فأَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ:
یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ.
(الانشقاق:۶)

وقال النبی ﷺ:
نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِیهِمَا كَثِیرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ. (بخاری، رقم الحدیث:۶۰۴۹)
الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ. (بخاری، رقم الحدیث:۲۶۶۴)

محترم بزرگو اور عزیز دوستو! اس موقع پر چار پہلو ہیں، چار موضوعات ہیں، جن پر ہمیں گفتگو کرنا ہے، لائحہ عمل بنانا ہے، صحیح منصوبہ بنانا ہے، ابھی گرمی کے موسم کی شروعات ہے، اس سلسلے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہدایات دی ہیں؟

جہنم کی گرمی سے پناہ مانگیے

متعدد روایات میں یہ مضمون ہے کہ حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جہنم کو ایک ہزار سال تک دہکایا، اس کا رنگ لال ہو گیا، ایک ہزار سال تک دہکایا اس کا رنگ سفید ہو گیا، پھر ایک ہزار سال تک دہکایا اس کا رنگ کالا ہو گیا۔ (ترمذی، رقم الحدیث:۲۵۹۱)

دوسری روایت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ دہکتی رہی، بہت زیادہ پکنے کے بعد اس نے اللہ سے درخواست کی کہ ہم ایک دوسرے میں گھس چکے ہیں، حرارت بہت بڑھ چکی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے دو سانس لینے کا موقع

دیا جاتا ہے، اسی کا اثر ہے سردی کے موسم کا ہونا اور گرمی کے موسم کا ہونا۔ (بخاری، رقم الحدیث: ۳۲۶۰)

تیسری روایت جو بہت ہی مشہور ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(مسلم، رقم الحدیث: ۵۳۸)

موسم گرما میں ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے ٹھنڈے ہونے کے بعد پڑھا کرو؛ کیوں کہ گرمی کی شدت جہنم کی لہر اور لپیٹ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

چوتھی روایت جو کم درجے کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب بندہ گرمی کی تمازت کو دیکھے تو اس کے بعد یہ پڑھے:

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَا أَشَدَّ حَرَّ هَذَا الْيَوْمِ، اللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ. (عمل الیوم واللیلۃ، رقم الحدیث: ۳۰۶)

اللہ کے علاوہ کوئی کرنے والی ذات نہیں ہے، اِس دن کی گرمی کیا ہی سخت ہے؟ اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے پناہ عطا فرمائیے۔

جہنم کی گرمی کی منظر کشی کرتے ہوئے ایک بزرگ فرماتے ہیں: اگر جہنمیوں کو جہنم کی آگ سے نکال کر دنیا کی آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ اس آگ کو آرام دہ اور ٹھنڈی محسوس کریں گے اور دو ہزار سال بھی اگر رہنے دیا جائے تو خوشی سے رہ لیں گے، حتی کہ سو بھی جائیں گے۔

ایک بزرگ کا واقعہ ملتا ہے کہ جب بھی وہ گرما کے موسم میں ٹھنڈا پانی پیتے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے اور فرماتے: قیامت میں جہنمیوں کو جب گرمی کی شدت کی وجہ سے پیاس لگے گی تو وہ اہل جنت سے کہیں گے:

أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ. (الاعراف: ۵۰)

ہم پر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو۔

لیکن یہ آرزو پوری نہ ہوگی۔

ایک بزرگ غسل فرمارہے تھے، جب سر پر پانی ڈالا تو اسے بہت گرم محسوس کیا، فوراً آیت یاد آگئی:

يُصَبُّ مِن فَوۡقِ رُءُوسِهِمُ ٱلۡحَمِيمُ. (الحج:۱۹)

ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی چھوڑا جائے گا۔

قدرتِ الٰہی وشانِ ربوبیت

گرمی کا موسم اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی دلیل ہے، اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو ہمیشہ گرما کا ہی موسم رکھ دیتے اور لوگ سرما کے لیے ترستے رہ جاتے، یا چاہتے تو ہمیشہ سرما کا موسم رکھ دیتے اور لوگ گرما کا انتظار ہی کرتے رہ جاتے، ارشاد ہے:

قُلۡ أَرَءَيۡتُمۡ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيۡكُمُ ٱلَّيۡلَ سَرۡمَدًا إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ مَنۡ إِلَٰهٌ غَيۡرُ ٱللَّهِ يَأۡتِيكُم بِضِيَآءٍۚ أَفَلَا تَسۡمَعُونَ قُلۡ أَرَءَيۡتُمۡ إِن جَعَلَ ٱللَّهُ عَلَيۡكُمُ ٱلنَّهَارَ سَرۡمَدًا إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ مَنۡ إِلَٰهٌ غَيۡرُ ٱللَّهِ يَأۡتِيكُم بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُونَ فِيهِۚ أَفَلَا تُبۡصِرُونَ. (القصص:۷۱و۷۲)

(اے پیغمبر! ان سے) کہو: ذرا یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تم پر رات کو ہمیشہ کے لیے قیامت کے دن تک مسلط رکھے تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمہارے پاس روشنی لے کر آئے؟ بھلا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کہو: ذرا یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تم پر دن کو ہمیشہ کے لیے قیامت کے دن تک مسلط کردے تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمہیں وہ رات لاکر دیدے جس میں تم سکون حاصل کرسکو؟ بھلا کیا تمہیں کچھ سجھائی ہیں دیتا؟

لیکن اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت ہے کہ وہ گرما اور سرما کے موسم ایک خاص نظام کے

تحت لاتا ہے۔

پھر سردی یا گرمی یکا یک عروج کو نہیں پہنچتی؛ بلکہ اس میں بھی تدریج کو ملحوظ رکھا جاتا ہے؛ تاکہ یک بارگی انتہائی گرمی یا یک بارگی انتہائی سردی سے لوگوں، جانوروں اور پیڑ پودوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

اعمال میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے

موسم تو آتے جاتے رہتے ہیں، ان کی وجہ سے عبادات اور طاعات میں کوئی کوتاہی اور غفلت نہیں ہونی چاہیے، نفس بڑا چالاک ہے، وہ بس موقعہ ڈھونڈتا ہے کہ کسی بہانے نیکیوں سے روک دے، گرمی کے موسم میں یہ وساوس ذہن میں آتے رہتے ہیں کہ شدید گرمی ہے روزہ مت رکھو، سخت گرمی ہے نماز کے لیے مسجد مت جاؤ، اسی طرح اور دیگر اعمال صالحہ سے رک جانے کے خیالات پیدا ہوتے رہتے ہیں، خوب سمجھ لینا چاہیے کہ یہ شیطانی خیالات ہیں، منافقانہ خیالات ہیں، قرآن کریم میں کہا گیا: ہمارے لیے تو صحابہ کی زندگی اسوہ ہے، ان کا حال تو یہ تھا کہ زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لیے موسم گرما میں خوب روزے رکھا کرتے تھے، موت کے وقت تمنا کرتے تھے کہ کاش ہم گرمی کے مزید روزے رکھ سکتے، بعض کہتے: سرما کے زمانے میں تو سب روزے رکھ لیتے ہیں، گویا قیمت سستی ہوجاتی ہے تو ہر کوئی خریدار بن جاتا ہے، کمال تو تب ہے کہ قیمت مہنگی ہو تب خریدا جائے، سخت گرمی ہو تب بھی روزے رکھے جائیں۔

غزوۂ تبوک کو پڑھیے، کتنی سخت گرمی میں یہ غزوہ پیش آیا تھا! اور عرب کے علاقے تو اور زیادہ گرم ہوتے ہیں، اس کے باوجود کیا صحابہ کا عزم کمزور ہوگیا، کیا جہاد سے انھوں نے اعراض کیا، کیا انھوں نے جہاد میں شریک نہ ہونے کے بہانے تراشے؟ نہیں! بلکہ وہ جہاد کے لیے نکل پڑے، بہانے تو منافقین نے تراشے اور جھوٹے اعذار پیش کیے۔

اس لیے گرمی کی وجہ سے بالکل بھی ہمارے اعمال میں کوئی کمی کوتاہی نہیں ہونی

چاہیے، ثواب کی امید رکھ کر تمام اعمال کو انجام دینے کی کوشش ہو، جب بھی گرمی کا خیال آئے تو جہنم کی گرمی کا تصور کرلیں تو یہ گرمی اس کے سامنے ہیچ محسوس ہوگی۔

چھٹیاں گزارنے گناہوں کی جگہ پر نہ جائیں

گرمائی تعطیلات میں بہت سے لوگ چھٹیاں گزارنے کے لیے کسی ایسے مقام پر جاتے ہیں جہاں کی فضا معتدل یا ٹھنڈی ہو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جاسکتے ہیں؛ لیکن یہ پورا سفر از ابتداء تا انتہاء حدودِ شرع کے اندر ہونا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ چھٹی سمجھ کر ان ایام و اوقات کو بے راہ روی اور گناہوں کے کاموں میں گزار دیا جائے، ایسی جگہ چلے گئے جہاں ہمہ وقت گانا بج رہا ہے اور موسیقی کی آواز کانوں میں پڑ رہی ہے، جہاں رات دن رقص و سرود کی محفلیں جمتی ہیں، جہاں مرد و زن کا بے محابا اختلاط ہوتا ہے، جہاں بدنظری و فحاشی کا بازار گرم ہے، ہرگز ایسا نہ ہو، ورنہ ایک گرمی سے تو ہم کچھ دنوں کے لیے بچ گئے؛ لیکن یہ غلط کاریاں کہیں ہمیں جہنم کی گرمی کا مستحق نہ بنادیں۔

خلقِ خدا کو سیراب کریں

انسانیت کو راحت پہنچانے والے کام کرنے کا موقع ہے، پانی کی سبیلیں لگائی جائے، چھتوں پر پرندوں کے لیے پانی کا انتظام کیا جائے، غیر مسلم تنظیمیں انتظام کرتی ہیں؛ لیکن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے جتنی دلچسپی لی جانی چاہیے: سبیلیں لگانے میں، پانی پلانے میں، مزدوروں کو راحت پہنچانے میں، کام کے اوقات بدلنے میں اس کی طرف توجہ کم ہی ہو پاتی ہے، ہمیں سکھایا گیا: پیاسے کو پانی پلانا، ہر دھڑکنے بھڑکنے والے جگر کو پانی پلانے میں اجر ہے، ہمیں خبر دی گئی کہ ایک بے حیا عورت نے پیاسے کتے کو پانی پلا دیا بڑی مشقت جھیل کر، تو اللہ جل جلالہ نے اس پانی پلانے کی برکت سے اس بدکار عورت کی مغفرت فرما دی، ہم سب مغفرت کے محتاج ہیں، پانی زمین سے آتا ہے، ہم موٹر اور بجلی کا خرچ سنبھالتے ہیں، اللہ نے مجھے فراوانی دی ہے اپنے گھر میں، پڑوسی کو پانی دینا چاہیے اطراف و اکناف کے لوگوں کو پانی دینا

چاہیے، بخل نہیں کرنا چاہیے۔

بارش کا پانی محفوظ کریں

اور ایک عمل جس کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے، آپ اس کو دینی مسئلہ سمجھیے، آپ اس کو اسلامی مسئلہ سمجھیے، شہروں میں پانی کی قلت کی بڑی وجہ سڑکیں اور سیمنٹ ہیں، بڑے بڑے فلیٹ سسٹم تیار ہو گئے، استعمال ہونے والا پانی زمین کے اندر نہیں جا رہا ہے بلکہ استعمال ہونے والا پانی شہر کے باہر تالابوں میں یا نالوں میں مضبوط سیمنٹ سے بنے ہوئے راستے سے دوسرے علاقے میں منتقل ہو رہا ہے، زمین کو چھلنی کر دیا گیا، ہر گھر کے اندر بور ڈالا جاتا ہے، مشین ڈالی جاتی ہے، ایسے موقع پر جو تدبیر بتلائی جا رہی ہے کہ گھر میں ہی ایسے گڑھے کو کھودا جائے کہ جس کی وجہ سے پورے اپارٹمنٹ اور پوری عمارت کا استعمال کرنے کے قابل پانی اپنی ہی زمین میں چھوڑ دیا جائے تا کہ بور میں پانی کی قلت کا مسئلہ نہ ہو۔

موسم گرما کے تقاضے

پہلی بات گرما کے موسم کے تقاضے، گرما کے موسم میں آخرت کی طرف توجہ اور پانی کی قلت کے مسئلے کو حل کرنا چاہیے، پانی زندگی ہے، اگر پانی کی حفاظت کریں گے پانی آپ کی حفاظت کرے گا، ایک جگہ مسجد میں یہ بہت ہی پیارا اور معنی خیز قسم کا جملہ لکھا ہوا تھا، احفظ الماء یحفظك پانی کی آپ حفاظت کیجیے پانی آپ کی حفاظت کرے گا۔

گرمائی تعطیلات کیسے گزاریں؟

دوسری بات جو اس موقع پر بہت زیادہ اہمیت کے ساتھ عرض کرنا ہے، محلے کے دوست بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور خاصی تعداد میں بہنیں بھی آئی ہوئی ہیں، گرما کی چھٹیاں، summer vacation گرمائی تعطیلات کا استعمال، آپ بھی تعطیلات کو انقلابی سمجھیے، اگر ہم نے ان تعطیلات کا صحیح استعمال نہ کیا، تو میری اولاد تیز رفتار گاڑی چلاتے ہوئے نہ جانے کس ٹرک کے نیچے آ جائے، میرے بیٹے کی بے اصولی کے ساتھ

swimming کرتے ہوئے کہیں لاش برآمد نہ ہو جائے، اگر ہم نے ان چھٹیوں کا صحیح استعمال نہ کیا، اوباش لڑکوں سے تعلقات، ناپاک تنہائیاں اور بدچلنی کے راستے پر چھوڑ دیا، اگر ہم نے اس summer vacation کی صحیح منصوبہ بندی نہ کی تو پھر خاندانوں میں مزید خلفشار بڑھے گا، ٹکراؤ اور کھنچاؤ کے ماحول میں اور اضافہ ہو جائے گا اگر ہم نے منصوبہ بندی نہ کی۔

منصوبہ سازی ہو

پہلا کام جو ہمیں summer vacation اور ان تعطیلات میں کرنا ہے: پوری سنجیدگی کے ساتھ منصوبہ بنایا جائے، گھر میں بیٹے ہیں، بیٹیاں ہیں بہویں ہیں داماد ہیں، بیٹے ہیں پوتے ہیں نواسے ہیں، ایک مہینہ ڈیڑھ مہینے کا استعمال کیا ہونا چاہیے؟ اصولی بات اور پکی بات یہ ہے کہ وقت آنے سے پہلے وقت کا منصوبہ نہ بنایا جائے تو وقت ضائع ہو کر رہتا ہے، اگر ہم نے وقت کو کاٹنے کا منصوبہ نہ بنایا تو وقت ہمیں کاٹتے ہوئے آگے نکل جائے گا، مشورہ ہونا چاہیے ہر ایک کی عمر کے اعتبار سے، ہر ایک کے تقاضے اور رجحان کے اعتبار سے، کون سا مشغلہ ہے جو اپنایا جا سکتا ہے، انسانیت کو جہالت نے تباہ کیا، انسانیت کو غربت نے نقصان پہنچایا، اور جہالت وغربت سے زیادہ فرصت نے نقصان پہنچایا، فرصت اور فراغت کا ہونا ہی بڑی بیماری ہے، خالی وقت کے بعد جو بیماریاں پیدا ہوں گی اس کی فہرست بہت لمبی ہے۔

خاندانی وسماجی روابط مضبوط کیجیے

دوسرا کام تمدنی زندگی، مشینی زندگی modernise life کا اثر، بہت رشتے سکڑ گئے، خاندان بہت کم ہوتے چلے گئے، اپنے پردادا اپنے پرنانا، بہت دور اپنے ددھیال ننھیال کے گاؤں جانے والے بھی کم، بھائی بہنوں کی ملاقاتیں بھی شادی اور جنازوں کے سوا نہیں ہوتی ہے آخری وقت میں، بیٹے بیٹیوں اور ماں باپ میں اتنے زیادہ فاصلے ہیں کہ مہینوں ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانے والے گھرانے بھی بہت کم

ہیں، ارشادرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ.

(مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۷۴۵۲)

یہ بہترین موقع ہے اپنی اولاد سے فاصلے دور کرنے کا، K.G سے لے کر P.G تک بہت کم وہ مائیں ہیں جن کو اپنی بیٹیوں کے ساتھ بڑھتی عمر کے مسائل سکھانے کا موقع ملا، بہت کم وہ باپ ہیں کہ جنہوں نے اپنے بیٹوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی تنہائی کی آوازوں کو سنا، ان کی تمناؤں کی آوازوں کو سنا، صبح میں یہ دکان کی طرف چلے جاتے ہیں اور بچے اسکول کی طرف چلے جاتے ہیں، تو یہ دوسرا اہم کام ہے کہ سماجی روابط سکھائیں، خاندانی تعلقات سکھایئے، شجرۂ نسب بتایئے، اپنے فاصلوں کو کم کیجیے، ددھیال نانیہال، سسرال میکے، دادا نانا پڑوسی ان سب سماجی رابطوں کو مضبوط کیجئے، تعزیت کا سلیقہ سکھایئے، عیادت کرنے کا سلیقہ بتایئے، بیمار کی مزاج پرسی کیسے کی جاتی ہے؟ خاندان کے کتنے لوگ کینسر میں تڑپ رہے ہیں؟ ڈائلیسس میں سسک رہے ہیں، بہت سے افرادِ خاندان مالی اور علمی پسماندگی کی زندگی گزار رہے ہیں، ان سے کیسے ملاقاتیں کی جائیں؟ ہم اپنے خاندان کے لیے کیا کر سکتے ہیں یہ دوسرا عمل ہے۔

نظام الاوقات کی ترتیب

تیسرا عمل ہمیں صبح سے شام تک کا شیڈیول بنانا چاہیے، زندگی گزر رہی ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَٰقِيهِ .

(الانشقاق: ۶)

فجر سے پہلے اٹھنے سے لے کر رات میں آرام کرنے تک کا نظام العمل لکھ کر لگانا چاہیے، پورے گھر کو اس کا پابند ہونا چاہیے، اجتماعی اور انفرادی اعمال کی تعیین ہونا چاہیے؛ ورنہ فون کا زمانہ ہے اور ہر آدمی فون لے کر ایک کونے میں بیٹھ جائے گا، چھٹیاں گزر جائیں گی، انتہائی افسوس ہوگا کہ جیسے قیمتی بنایا جانا چاہیے تھا ویسا قیمتی نہیں بنایا گیا،

نظام العمل بنائیے: ناشتہ کتنے بجے، دوپہر کا کھانا کس وقت، بیٹیوں کے نماز کے اوقات، بیٹوں کے جماعت کے اوقات جو مسجد میں نماز پڑھنا ہے، ایک ہی وقت دسترخوان لگایا جائے گا ہر بیٹے بیٹی کے لیے الگ الگ نہیں لگایا جائے گا، رغبت ہوگی تب بھی کھانا ہے، چاہت نہیں ہوگی تب بھی کھانا ہے؛ تاکہ ماؤں کو منتظمین کو گھر کے کام نمٹانے والوں کو اپنے کام اپنی راحت اپنے علمی عملی کام کرنے کا موقع ملے۔

صحت مند غذا کا استعمال

ایک اہم کام ہے: غذا کا اہتمام، صحت کی کمزوری بچوں میں بھی بچیوں میں بھی،

الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ. (بخاری، رقم الحدیث: ۲۶۶۴)

طاقتور ایمان والے کو پسند کیا گیا، جسم کمزور ہوتا ہے تو جذبات بھی کمزور ہوتے ہیں، ہمارے بیٹے کمزور ہماری بیٹیاں کمزور، ایک تو مسالوں کی غذائیں اور خود کھانے میں کوتاہی ہے، بازاری کھانوں کا رواج junk food کا رواج، غذا کا اہتمام پوری یکسوئی کے ساتھ، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہادری کہ رکانہ پہلوان کو چت کردیا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہادری کہ حنین کے موقعہ پر آپ سفید خچر پر نکل گئے اور اعلان کر رہے ہیں: أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب آپ صحابیات کے واقعات پڑھیے، خندق کے موقع پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ایک یہودی کو قتل کردینا، جنگِ قادسیہ میں ایک صحابیہ کا دشمنوں کا مقابلہ کرنا، کیسے بلند حوصلے! کیسی مضبوط قسم کی جسمانی طاقتیں ہیں، سروے میں بتایا جاتا ہے کہ بچے نے K.G سے لے کر P.G تک یا تو اس نے میگی کھایا/ یا BRAED JAM کھایا/ یا آخری دنوں کے اندر بازاری کھانے کھائے، جسم مضمحل ہو گئے، قوی کمزور ہو گئے اسکولی نظام کے بے ڈھنگے پن کی وجہ سے، گھر کے لوگوں کے دلچسپی نہ لینے کی وجہ سے، پرانی مائیں لجاجت سے کھلایا کرتی تھی، پرانی مائیں تڑپ جایا کرتی تھی پھر پھر کر اپنی اولاد کو کھلانے کے لیے،

یہاں برتن میں ڈال کر رکھ دیا، چاہے کھائے چاہے نہ کھائے، ممتا کم ہو گئی، شفقت مادری میں کافی کمی آچکی ہے، غذا کا اہتمام، جسمانی طاقت، ورزشی کام اور ریاضت کے لیے وقت دینا، عابد بنانے سے زیادہ سپاہی بنانے کا زمانہ ہے، عابد بنانے سے زیادہ اسلام کے لیے سرفروشی کا حوصلہ رکھنے والی نسل کے تیار کرنے کا مسئلہ ہے، یہ موقع ہے کہ جو کمی سال بھر غذا کے اعتبار سے رہ گئی تھی اس کی ریکوری اور تلافی کی جائے، بیٹھ کر کھانے کا موقع ہی نہ ملا پورے Academy year اور تعلیمی سال میں، بیٹھ کر کھائیں گے محبتیں بانٹیں گے، بیٹھ کر کھائیں گے کھانے کے ذائقے کے ساتھ خلوص کی چاشنی ہمیں ملے گی۔

سمر کیمپ کا قیام

سمر کیمپ اور گرمائی تعطیلات کے مکتب کا قیام، اپنے خاندان چار بھائی اور دو بہنیں ہیں ان کے بچوں کے لیے سمر کیمپ، محلے کی سطح پر سمر کیمپ، آپ کا مدرسہ، اس کا منصوبہ بنایا جانا چاہیے، اس کی آواز لگنی چاہیے، اچھے کوالیفائیڈ ٹیچر کو ہائر کیا جانا چاہیے، syllabus اور سسٹم ڈیزائن کیا جانا چاہیے، سمر کیمپ کو بہت قیمتی بنایا جا سکتا ہے، طاقتور اور منظم کیا جا سکتا ہے: اللہ کی توحید سنا کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سنا کر، آخرت اور قبر کو یاد کر کے، بہت نافع بنایا جا سکتا ہے اپنی بیٹیوں کو جو قریب النکاح ہے شادی کورس کروا کر، اپنے بچوں کو جن کی پڑھائی مکمل ہو رہی ہے ان کے لیے تجارت کا کورس کروا کر، Summer vacation کو بہت قیمتی بنایا جا سکتا ہے تبلیغی جماعت میں بھیج کر، اللہ والوں کی خانقاہ میں اعتکاف کروا کر، بہت قیمتی بنایا جا سکتا ہے جو کمزوری انگریزی میں رہ گئی جو کمزوری تلگو میں رہ گئی جو کمزوری ماڈرن سبجیکٹس میں رہ گئی، بچے کو ٹیبل ائی ٹی میں پڑھانا ہے، IPS میں لے کر جانا ہے، IS میں لے کر جانا ہے، جنرل ازم میں لے کر جانا ہے law کے میدان میں آگے بڑھانا ہے ملک کی حفاظت کے لیے ، ملک کے سیکولرزم کی حفاظت کے لیے، ملک کی دستور کی حفاظت کے لیے، ملک کو اس

کے لٹیروں سے بچانے کے لیے، نفرت پھیلانے والوں سے بچانے کے لیے، ان چھٹیوں میں تفریحی مشاغل کے ساتھ، ضرور تیرنے کے لیے لے جایئے، ضرور فارم ہاؤس میں کھیلنے کے لیے جایئے، ضرور ان کو کھلے ماحول کا موقع دیا جائے؛ لیکن ان سب کاموں کے ساتھ انسانیت کی طرف اسلامیت کی طرف، خاندانیت کی طرف، اخلاق اور Morals کی طرف لے جانے کی کوشش ہے، جو مسجدوں میں سمر کیمپ چل رہے ہیں بہترین موقع ہے دینیات کی طرف توجہ نہیں ہو پائی، قرآن جیسے پڑھا جانا چاہیے تھا نہیں پڑھا گیا، دعائیں جیسے یاد ہونی چاہیے تھی نہیں ہوئی، اب انہیں مخصوص سورتوں کا حفظ کروایا جائے، ان کو اردو پڑھائی جائے، اردو ہمارے ملک کی اسلامی زبان ہے، اردو ہمارے ملک کی اسلامی کتب خانے کی زبان ہے، اردو کا نہ سکھانا اسلام سے بیگانہ کر دینا ہے، اردو زبان ہم نے نہیں پڑھا یا اسلامی لائبریری سے ربط نہیں ہو پائے گا، وہ پڑھ نہیں سکے گا، حضرت علی میاں نے کیا لکھا، اگر ہم نے اردو نہیں پڑھایا جان نہیں سکے گا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر کیا لکھا گیا، لکھے گئے عربی زبان کے لٹریچر کو، لکھے گئے اردو زبان کے لٹریچر کو انگلش میں کب منتقل کیا جا سکتا ہے؟ کب اس کو رومن اسکرپ میں لکھا جا سکتا ہے، آپ اردو سیکھنے کی طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے؟ اس موقع پر کام کرنا چاہیے۔

فون کے صحیح علمی، دینی، معلوماتی استعمال کی رہبری

سب سے اہم کام ہے فون کے بے قابو استعمال کو روکنے کا، خاندان کے بڑے، خاندان کے چھوٹے فون کے بے قابو استعمال سے بچے، ہماری نصیحت بے اثر ہو جائے گی اگر ہم نے فون کے بے قابو استعمال سے بچنے کا نمونہ اپنی اولاد کو نہ بتایا، فون ضرورت ہے بقدر ضرورت استعمال کر لیا جائے، ایک جگہ پر رکھ دیا جائے اپنے معمولات پورے کیے جائیں، بڑے بھی شریک ہوں چھوٹے بھی شریک ہوں، فون کا دینی وعلمی استعمال، فون کا معلوماتی استعمال، فون کے حرام استعمال سے حفاظت، سب

سے پہلے احمدی فرقے کی ویب سائٹ کھلتی ہے، سب سے پہلے تشیع اور شیعہ کی ویب سائٹس کھلتی ہیں، سب سے پہلے بے حیائی کے ویڈیوز کھلا کرتے ہیں، اپنی اولاد کو بتانا چاہیے ہر داڑھی ٹوپی والے کا بیان نہیں سنا جاتا، ہر داڑھی ٹوپی والے کو مسلمان نہ سمجھا جانا چاہیے، بیٹے اگر آپ کو فون کا استعمال کرنا ہے: تفسیر میں فلانے مولانا سجاد صاحب کو سنیے، حدیث میں فلانے محدث مفتی سعید صاحب پالن پوری رحمہ اللہ کو سنیے اور دیگر اکابر محدثین کو سنیے، اسرار شریعت پر فلانے بزرگ کے بیانات سنیے، بچوں کو فون کا معلوماتی استعمال سکھانا چاہیے۔

حلال روزگار کی فکر

ہمارا نوجوان طبقہ ان چھٹیوں کے زمانے کو قیمتی بنا سکتا ہے کوئی حلال روزگار اپنا کر، آندھرا سے آنے والا نوجوان فجر سے پہلے اخبار بیچ کر اپنی ٹیوشن کی فیس جمع کرتا ہے، مرد غیرت کے بغیر نہیں ہوتا، مرد محنت کے بغیر نہیں ہوتا، بہنوں کے نکاح نہیں ہوں گے، ماں باپ کا علاج نہیں ہوگا، بھائیوں کی اعلی تعلیم نہیں ہوگی، پردے والا مکان نہیں بنے گا جب تک کہ دو پیسے نہ کمائے جائیں، مکتب کیسے قائم ہوں گے؟ مدرسے کے بجٹ کیسے سنبھالے جائیں گے اگر ہم نے دو روپے نہ کمائے؟ کالجز کے طلبہ کو چاہیے کہ گرمی کی چھٹیوں میں اپنے آپ کو کسی حلال روزگار سے جوڑیں، ایم پی اے کتابوں میں پڑھا ہے زمین پر نہیں کیا ہے، بزنس مینجمنٹ پریکٹیکل عملی طور پر محسوس اور میدانی زندگی میں کیسے کیا جاتا ہے؟ اس کو آپ ان چھٹیوں میں استعمال کر سکتے ہیں، ہماری بیٹیاں پکانا سیکھیں، امور خانہ داری سیکھیں، آج خاندانوں کے اجڑنے کی وجہ، مردوں کے بازاری کھانے میں دلچسپی لینے کی وجہ، آج بیٹیوں کے اپنی ماؤں پر بوجھ بننے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ وہ پکانا نہیں جانتی ہے، وہ امور خانہ داری میں گھریلو کام کاج میں جیسے دلچسپی لی جانی چاہیے ویسی دلچسپی نہیں لیتی ہے، ان چھٹیوں کو ہماری بیٹیاں پکانے کا سلیقہ سیکھنے کے لیے استعمال کریں۔

خود احتسابی

اور آخری بات اس موضوع سے متعلق چھٹیوں کے ختم پر محاسبہ کیجیے، جائزہ لیجیے کیا واقعۃً جیسے قضا نمازیں پڑھی جانی چاہیے تھی، رمضان کے قضا روزے رکھے جانے چاہیے تھے کیا میں نے اس کو استعمال کرلیا؟ عمرے کے لیے جاسکتا تھا عمرے کے لیے نکل گیا؟ حج کرنا فرض تھا اس لیے فرض حج کے لیے نکل گیا؟ گرما کی چھٹیوں کو قیمتی بناؤ، دوست دوسرے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے:

الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ.

(ترمذی، رقم الحدیث: ۲۳۷۸)

قیامت کے دن افسوس کرے گا:

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا. (الفرقان: ۲۸)

میں نے کاش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دوست بنایا ہوتا، امیہ بن خلف کو نہ بنایا ہوتا، یہ گرمی کے چھٹیوں کے اعمال ہیں۔

تلاوت قرآن

ہمارے حفاظ کرام اور یہ طلباء جو یہاں پر علم حاصل کر رہے ہیں، میرے عزیزو! جب تک آدمی عاشق قرآن نہیں بنتا اس وقت تک حافظِ قرآن نہیں بنتا، جب تک عاشق قرآن نہیں بنتا اس وقت تک حافظِ قرآن مرتا نہیں ہے، حافظ قرآن مرنے کے لیے عاشق قرآن بننا ضروری ہے، کیسا عشق ہے امام ابوحنیفہ کا! کیسا عشق ہے حضرت عثمان کا! کیسا عشق ہے ان تابعین اور تبع تابعین کا! ایک رات میں ایک قرآن، ایک پیر پر قرآن، کعبۃ اللہ کے سائے میں قرآن، جھاڑو مارتے ہوئے چند پارے، موت کے بستر پر قرآن، عاشق قرآن بنے بغیر حقیقی حافظ قرآن کوئی نہیں بنا ہے، یہ دیکھو حضرت علی میاں ندوی رحمہ اللہ ہیں سورہ یاسین پڑھتے ہوئے ان کی روح پرواز کرگئی، یہ سیوا نگر کے حافظ غلام حمزہ صاحب ہیں، اپنے شاگرد کا وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ

نَشۡطًا (النازعات: ۱و۲، روح نکالنے والے فرشتوں کی قسم، روح لے جانے والے فرشتوں کی قسم) یہ آیتیں پڑھتے ہوئے ان کی روح پرواز کرگئی، کیسے تھے عاشق قرآن! تیس تیس سال تک ایک اللہ کی بندی نے جو قرآن کی آیتوں سے بات کیا کرتی تھی،تیس سال تک زبان سے سوائے قرآن کے کچھ نہیں نکلا، تلاوت قران شہادت کے وقت: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوائیوں نے گھیر لیا، پتھر ماردیے، یہ آیت پڑھتے ہوئے ان کی روح پرواز کرگئی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا شاہ وجیہ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ شہادت اور تلاوت کی موت، قریبی زمانے میں حافظ حماد بن ذکی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا، حافظ بننے کے دن سے روزانہ ایک منزل ،ایک منزل، ایک منزل جس دن جنازہ اٹھا، دواخانہ کے چکر لگے اس دن بھی انہوں نے اپنے تلاوت کے معمول کو مکمل کیا۔

اللہ سے قریب ہونے کا آسان ذریعہ قرآن کی تلاوت ہے، یہ امام قالون ہے جو بہرے تھے اگر نقارہ بھی بجایا جاتا تو سنائی نہیں دیتا، قران سے ایسا عشق طالب علم کے ہونٹ ہلنے کو دیکھ کر بتادیتے کہ تم نے فلانا لفظ چھوڑ دیا ہے، امام نافع یا امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مشہور ہے قرآن پڑھتے ہوئے آنکھ لگ گئی مسجد نبوی میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے چہرے کا بوسہ لیا، جب بھی وہ قرآن پڑھتے تھے ان کے منہ سے خوشبو نکلنے لگ جاتی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انہیں بوسہ دینے کی وجہ سے۔

تو میرے عزیزو! عاشق قرآن بنیں گے آگے کے سب کام آسان ہوجائیں گے، عاشق بننے کے ساتھ حامل قرآن اس کے حلال کو حلال سمجھا جائے، اس کے حرام کو حرام سمجھا جائے، قرآن سے تعلق کو پڑھایئے جب عالم کورس کرے تب بھی، جب رمضان نہ ہو تب بھی، اپنی بیوی کے ساتھ قرآن اپنے والد کے ساتھ قرآن، غزہ کے لوگوں کی کامیابی کا ایک راز ان کا قرآن سے تعلق ہے۔

صفوۃ حفاظ القران، حاملہ Pregnant عورتیں ایک مجلس میں قرآن پڑھ لیتی

ہے، بڑی عمر والی عورتیں حفظ کرنے لگ جاتی ہیں بموں کے سائے میں، ملبے والے گھروں میں، خیموں کے اندر رہتے ہوئے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے، ہماری ملاقات ترکی میں ایک ایسے عالم دین سے ہوئی جس نے ایک وقت کی روٹی کھا کر شام کے لڑکے اور لڑکیوں کو سوؤں کی تعداد میں حافظ قرآن بنا دیا۔

إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ.

(مسلم، رقم الحدیث: ۸۱۷)

اس کتاب کی وجہ اللہ تعالی بہت سے لوگوں کو بلندی عطا فرماتے ہیں اور بہت سوں کو پستی میں ڈال دیتے ہیں۔

بڑھاپے میں قرآن مفتی سعید پالن پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ حافظ بن گئے، اپنی بیوی کو حافظہ اپنے بچوں کو حافظ اپنے پوتروں کو حافظ، اپنے وقت کا صحیح استعمال، تو یہ بہت اہم بات ہے کہ ایک تو گرمی کے موسم کا دین، سمر کلاسز کی قدردانی اور تیسرا عنوان ہے حافظ قرآن بننے کے ساتھ عاشق قرآن بھی بننا ہے، حامل قرآن بھی بننا ہے، داعئ قرآن بھی بننا ہے۔

پارلیمانی الیکشن اور ووٹ

آخری بات جو بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے، پورے ملک میں اکابر علماء کی طرف سے یہ بات چلائی جا رہی ہے، چلائی جانی چاہیے کہ ہمارے ملک میں آنے والے پارلیمانی انتخابات، ایم پی الیکشن 2024 کا جو 13 مئی کو ہمارے تلنگانہ میں ہونے والا ہے، یہ کوئی عام الیکشن نہیں ہے، اگر ہم نے ووٹ نہ ڈالا یا ہم نے بے شعوری کے ساتھ ووٹ ڈالا اور ہم نے اپنے ووٹوں کو بانٹ دیا وہ دن یقیناً آئیں گے اذانوں پر پابندیاں، اور وہ دن یقیناً آئیں گے برقعہ پہننے سے روک دیا جائے گا، حلال ذبیحہ سے دور کر دیا جائے گا، بیاج کھانے پر بینکنگ سسٹم کے ذریعے سے جبر کیا جائے گا، اور کفریہ نعرے جے شری رام کے کہلوائے جائیں گے، اگر ہم نے ووٹ ڈالنے کا اہتمام

نہ کیا Constitution بدل جائے گا، دستور دوسرا بگڑا ہوا تیار ہے، یہ سب مسائل ڈرانے کے لیے نہیں، ڈرانے کے لیے نہیں، ڈرانے کے لیے نہیں، بیدار کرنے کے لیے کہا جا رہا ہے، اپنے ملک سے وفاداری کا تقاضا ہے سرحدوں کی حفاظت کرنا، اپنے ملک سے وفاداری کا تقاضا ہے ماؤں کے لیے امن اور انصاف قائم کرنا، اس ملک سے وفاداری کا تقاضا یہ ہے کہ اس ملک کی بے روزگاری کا خاتمہ کیا جائے، دھاندلیوں کی روک تھام کی جائے اور اس ملک کے اندر ہر رہنے والے ہر طبقے ہر کاسٹ اور کلاس کو مساوی حقوق (rights) دیے جائیں؛ لیکن ایسا نہیں ہوا، کافی کوتاہیاں اس کے اندر چلتی رہیں۔

ووٹ ڈالنا ہے ہماری عورتوں کو بھی، ووٹ ڈالنا ہے ہمارے بوڑھے بوڑھیوں کو بھی، ووٹ ڈالنا ہے فجر کے بعد نکل کر چاہے دھوپ میں قطار میں کھڑے ہونے پڑے، اسلامی ذمہ داری سمجھ کر ملک کو بچانے کے لیے، انسانیت کو بچانے کے لیے ماب لنچنگ کے روک تھام کے لیے، ووٹ ڈالنا ہے شرعی ذمہ داری سمجھ کر گواہی دینے کے ارادے سے، چھوٹے چور کو، اس سیاست کے میدان میں کوئی دودھ کا دھلا ہوا نہیں، کوئی بے قصور نہیں؛ لیکن چھوٹا چور چھوٹا شیطان اکابر نے انڈیا الائنس کو اور اسی طریقے سے وہ پارٹی جو ملکی سطح پر انصاف اور سیکولرزم کی آواز لگاتی ہے ویسی پارٹی کو بغیر کسی تقسیم کے اپنے ووٹ ڈالے جائیں، اگر طلباء مدرسوں میں ہیں تو انہیں بھیجا جائے ووٹ ڈالنے کے لیے، اگر بیرون ملک میں ہے ووٹر آئی ڈی کارڈ ہولڈر ہو سکے تو ان دنوں میں آ کر ووٹ ڈالیں، معذور بوڑھیاں ہیں معذور دادیاں اور نانیاں ہیں ان کے لیے ووٹ ڈالنے کا ایک وہیل چیئر کا انتظام یا اس کے ضوابط کا لحاظ کرتے ہوئے جیسے بھی ووٹ ڈالا جا سکتا ہو اس کی فکر کرنا چاہیے۔

میرے عزیزو! کافی بیداری پورے ملک میں نظر آ رہی ہے، کافی توجہ کی جا رہی ہے مسجدوں کی کمیٹی کی طرف سے، تبلیغی جماعت کی مسجد وار جماعت کی طرف سے: ایک

ایک آدمی کو نشان ضبط کیا جائے، ووٹر لسٹ کو نکالا جائے، دن میں تین مرتبہ یاد دلایا جائے کہ آپ نے ووٹ ڈالا ہے یا نہیں ڈالا ہے، یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ایک الیکشن ملک کا مقدر نہیں بدلے گا، اگر اس الیکشن میں وہ لوگ آ گئے جن کو ہم چاہتے ہیں جن کو ہم پسند کرتے ہیں تو بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ فسطائیت اور گروپ ازم چلانے والے لوگ حکمران پارٹی کو صحیح حکومت کرنے دیں گے اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، کیسے MP کو خریدا جاتا ہے، کیسے ایم ایل اے انسانوں پر بولی لگائی جاتی ہے، کیسے الیکشن کو ناکام کر دیا جاتا ہے، کیسے عورتوں پر زیادتی کی جاتی ہے، کیسے نوجوانوں کو بے قصور جیل میں گھسیٹا جاتا ہے! تو ہماری ضرورت ہے اہتمام سے ووٹ ڈالیں۔

حج کی تیاری

میرے عزیزو! حج فرض ہونے کے لیے حج کمیٹی کی لسٹ میں نام آنا ضروری نہیں ہے، حج فرض ادا کرنے کے لیے ذاتی مکان کی تعمیر ضروری نہیں ہے، بیٹیوں کی شادی ضروری نہیں ہے، پرائیویٹ حج کمیٹیوں سے 12 لاکھ 9 لاکھ لگتے ہیں اور حج کمیٹی سے 3 لاکھ لگتے ہیں، جس کے پاس اتنی رقم ہو اسے حج کی فکر کرنا چاہیے؛ ورنہ رسول اللہ ﷺ نے پوری شفقت کے باوجود فرمایا: جس پر حج فرض ہو اور وہ حج ادا نہ کرے اللہ کو کوئی غم نہیں ہے کہ وہ عیسائی بن کر مرے یا مشرک بن کر مرے، حج سے پہلے اللہ کی محبت کی تربیت لو؛ محبت کے بغیر حج کا سفر نہیں ہوگا محبت کے بغیر سعی میں مزہ نہیں آئے گا، تربیت لیے بغیر طواف میں مزہ نہیں آئے گا، دعا پہلے سے سیکھا ہی نہیں ہے دوران حج کیا دعا کرے گا؟ حج کے اعمال کے لیے علماء کی صحبت میں جانا، جنازے کی نماز کا طریقہ، جنازے کی نماز کی دعا نہیں جانتا ہے فرض نمازوں کے بعد آنے والا جنازہ کیسے پڑھے گا؟ تو ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ اپنے حج کو تفریحی نہیں؛ بلکہ اپنے حج کو تربیتی بنایا جائے۔

اللہ تبارک وتعالی ہمارے کہنے سننے کو قبول فرمائے، آپ حضرات کے بیٹھنے کو قبول

فرمائے ،آنے والے انتخابات کو پورے ملک میں امن وسلامتی کے پھیلنے اور بچنے کا ذریعہ فرمائیں،آنے والی چھٹیاں ہمارے بیٹے اور بیٹیوں ہمارے بڑے اور چھوٹے لوگوں کے ولایت کے مقامات طے ہونے کا ذریعہ بنائے، ہر قسم کی تباہی بکھرنے سے اللہ حفاظت فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.